B.A. Part-I (Urdu-MB)

Topic: Akbar Allahabadi ki shayerana azmat

Notes By:
Dr. Masroor Haidri,
Department of Urdu,
J.K College, Darbhanga
Bihar

اکبرالہ آبادی کی شاعرانہ عظمت

پیدائش:1846 وفات:1921

اکبرالہ آبادی ایسے دور میں پیدا ہوئے جب ہندوستان میں ایک زبردست تمدنی انقلاب برپا تھا۔مشرقی لوگ اپنا مذہب اور تہذیب چھوڑ کر مغربی تہذیب کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے۔مشرقی تہذیب کو مغربی تہذیب سے خطرہ لاحق ہوگیا تھا۔ان حالات میں اکبر نے مغربی تہذیب کے خلاف زوردار لہجے میں آواز بلند کی اور مشرقی تہذیب کی حفاظت کی کوشش کی۔

اکبرالہ آبادی ایک مرنج،ظریف،بذلہ سنج شخصیت کے مالک تھے۔سماجی حالات پر گہری نظر تھی۔طنزیہ اور ظریفانہ انداز میں اصلاحی پہلو کواجاگر کردینا ان کی شاعری کا اہم پہلو ہے۔جدید اردو شاعری میں مزاح نگاری کے حیثیت سے اونچا مقام رکھتے ہیں۔اکبر پیامی شاعروں میں سے ایک ہیں اور ان کا پیام یہ ہے کہ ماضی ہمارا تابناک اور روشن ہے،لہذا ماضی سے رشتہ استوار رکھو۔ ۱۸۵۷ء کی شکست کے بعد ہندوستانیوں کی ذہنیت جو غلام بن گئی تھی اور لوگ مغربی تہذیب کے دلدادہ ہوتے جارہے تھے تو اکبر نے اپنے طنزیہ اشعار کے ذریعے مغربی تہذیب،مذہب سے بیزاری،روحانی قدروں کی شکست وریخت اور ہندوستانیوں کی غلامانہ ذہنیت پر کاری ضرب لگائی۔

لیکن مغربی تہذیب کے بہاؤ کو روک نہ سکے،آل احمد سرور کی الفاظ میں یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ۔

نہ حالی کی مناجاتوں کی پرواہ کی زمانے نے
نہ اکبر کی ظرافت سے رکے باران خود آرا

علامہ عبداللہ یوسف علی نے اکبر کی شاعری کے تین اہم پہلوؤں کو قابل غور قرار دیا ہے۔

نمبر1 مغربی تہذیب کے خلاف اکبر نے پرزور الفاظ میں مشرق کی آواز بلند کی۔

نمبر 2 ہندوستان میں مذہب کے زوال پر دلی رنج وغم کا اظہار کیا۔

۲

نمبر 3 ہمارے معاشرے میں جو مکاری ریا کاری اور بیہودگی پائی جاتی ہے، اس کا کوئی حل پیش نہ کر کے خود شاعری کے ذریعہ اس کی اصلاح میں لگ گئے، اور ایسے سیدھے سادے الفاظ اور سلیس انداز بیان کا استعمال کیا، کہ ان کی باتیں عام وخاص سب کی سمجھ میں آ جاتی تھیں۔

اکبرالہ آبادی نے مشرقی عوام کو تعلیم یافتہ بنانے کی بھی فکر کی، اور ان کی نگاہ میں حقیقی تعلیم وہ ہے جو انسان کے اخلاق کو بلند کر کے اس کو تہذیب کے سانچے میں ڈھال دے، پھر انسان اسی تہذیب کا دلدادہ بن کر اپنی زندگی گذار سکے۔ یہی وجہ تھی کہ اکبر مغربی تہذیب کی لائی ہوئی بے شرمی اور بے حیائی پر بہت نالاں تھے۔ بچیوں کی آزادی اور بے پردگی کے سخت مخالف تھے۔ بے پردگی پر طنزیہ لہجے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

بے پردہ نظر آئیں جو کل چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو میں نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پر مردوں کی پڑ گیا

اکبر نے اپنی فنکارانہ بصیرت کے ساتھ ساتھ بے پناہ جذبہ خلوص اور دردمندی کا جو ثبوت پیش کیا ہے اس سے اردو شاعری کی عظمت میں چار چاند لگ گئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج تک اکبر کے مقابلے کا کوئی دوسرا شاعر اس میدان میں نہیں پیدا ہو سکا اکبر اردو ادب میں اپنی اسی طنزیہ عظمت کی وجہ سے ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

☆☆☆